رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلیئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردے گا۔
(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ مہر محمد خان ۔

نمبر ۳۵ | مورخہ ۸ ۔ نومبر ۱۹۲۰ء | دوشنبہ | مطابق ۲۶ صفر ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

۳، ۴ نومبر کی درمیانی رات جناب ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب کے ہاں نقب زنی کی واردات ہوئی جناب خلیفہ صاحب حضرت صاحب کے باغ والے مکان میں رہتے ہیں ۔ نقصان کا اندازہ قریباً ایک ہزار روپیہ ہے پولیس تحقیقات کر رہی ہے ۔ تا حال کوئی سراغ نہیں ملا۔

مولوی حافظ ابو عبیداللہ غلام رسول صاحب وزیر آبادی علاقہ سندھ میں برائے تبلیغ بھیجے گئے ہیں۔

مکرم جناب خان عبداللہ خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ سیلون کے لئے امداد کی تحریک

جماعت احمدیہ سیلون (لنکا) ایک غریب مگر بہت ہی مخلص جماعت ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے گذشتہ سالانہ جلسہ پر بھی اس کی خاص تعریف فرمائی تھی ۔ اب انہوں نے ہمت کر کے شہر کے صدر بازار میں ایک مکان نہایت ہی عمدہ موقع کا مسجد اور پریس کے لئے دو ہزار روپیہ پر خریدا ہے ۔ اور ایک دوسرا مکان جو اس کے ساتھ ملحق ہے۔ تین ہزار روپیہ میں خریدنا چاہتے ہیں تاکہ گرد و نواح کے احمدیوں اور ہندوستان سے جانیوالے دوستوں کے لئے آسائش کی جگہ بن سکے ۔ اور ایک مکان دوسری منزل پر بنانا چاہتے ہیں ۔ اس کے لئے کل تخمینہ دس ہزار روپے کا ہے ۔ اس لئے وہ التجا کرتے ہیں کہ اخبار الفضل میں یہ تحریک شایع کردی جاوے ۔ کہ دیگر پنجاب و ہندوستان کے احمدی دوست بھی حصہ لے سکیں۔

حضرت اقدس نے اس تجویز کو پسند فرمایا ہے ۔ مگر ساتھ ہی حکم دیا ہے ۔ کہ سیلون کا چندہ مسجد یہاں قادیان میں بھیجا جاوے ۔ اور پھر یہاں سے سیلون والوں کو روانہ کیا جاوے گا ۔ اُمید ہے ۔ کہ سیلون کی غریب مگر مخلص جماعت کی یہ تحریک ضرور کچھ اثر پیدا کر کے رہیگی ۔

خاکسار علی محمد نائب ناظر تالیف و اشاعت قادیان

انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ کا جلسہ

امسال انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ کے سالانہ جلسہ کی تاریخیں ۲۰ ۔ ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ اکتوبر مقرر کی گئی تھیں ۔ ہم لوگ کلکتہ سے ۵ ۔ اشخاص روانہ ہوئے ۔ اور جلسہ سے دو روز قبل پہنچے ۔ جلسہ میں چاٹگانگ ۔ میمن سنگھ ۔ ڈھاکہ ۔ سلہٹ ۔ بوگرہ

مرشد آباد اور قرب و جوار کے احباب تشریف لائے تھے۔ احباب کی رہائش اور خورو نوش کا اعلیٰ درجہ کا انتظام انجمن کی طرف سے کیا گیا تھا۔ تین روز تک متواتر جلسہ ہوتا رہا۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور مولوی سید عبدالواحد صاحب۔ پروفیسر مولوی عبداللطیف صاحب ایم اے۔ مولوی ظل الرحمٰن اور مولوی غیاث الدین صاحب کی تقریریں پُراثر لائق توجہ اور قابل تحسین تھیں۔ پروگرام کے علاوہ دوسرے روز کے اجلاس سے پہلے نوجوان انگریزی خوانوں کی تقریروں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں جناب خلیل الرحمٰن صاحب چوہدری مظفر الدین صاحب اور میر صدیق علی صاحب کی انگریزی تقریریں پُراثر اور قابل شنید تھیں۔ پولس کمشنر کے حکم کے ماتحت سب انسپکٹر اور سی۔ آئی۔ ڈی کے آفیسر بھی شریک جلسہ ہوتے رہے۔ اور مقامی معزز ہندو صاحبان بھی تشریف لاتے تھے۔ اور خداوند کریم کے فضل و کرم سے ان لوگوں پر اچھا اثر پڑا۔ خصوصاً جناب سکرٹری اوصاف علی صاحب وکیل کی تقریر "جماعت احمدیہ کی کارگذاریاں" کا اثر محکمہ پولس اور انگریزی خوان ہندوؤں اور مسلمانوں پر بہت اچھا پڑا۔ اور اہلحدیث [illegible] اپنے مکان پر جا کر متعصب غیر احمدیوں سے بحث مباحثے کئے۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے جلسہ نہایت خیر و خوبی سے [illegible] ہوا۔ بنسبت دوسرے سالوں کے احباب زیادہ تشریف لائے تھے۔ اور ہر روز صبح کی نماز کے بعد مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری درس قرآن شریف دیتے رہے حاضرین مستفیض ہوتے رہے۔ اب جلسہ ختم ہونے کے بعد چاٹگام اور میمن سنگھ ضلع کا دورہ کریں گے۔ فقط۔

نامہ نگار محمد شجاعت علی احمدی نائب سکرٹری انجمن احمدیہ۔ کلکتہ

امریکہ سے احمدی رسالہ جاری کرنے کے لئے امداد

مکرمی اخویم جناب ایڈیٹر صاحب الفضل زاد اللہ محبتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جو امریکہ میں رسالہ کے جاری کرنے کی تحریک کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو مبارک کرے۔ رسالہ کی اعانت کے لئے اس خاکسار کی طرف سے ایک پونڈ ماہوار حاضر ہوتا رہیگا میرا نام بھی نوٹ فرمالیں۔ یہ رقم ماہ بماہ حاضر کی جائیگی۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ہمارے اور بھائی بھی اس مبارک تحریک سے فائدہ اٹھائینگے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا ایک خاص فضل ہے۔ کہ اس نے ہم جیسے نادار لوگوں کو ثواب حاصل کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ ورنہ قریب ہے وہ زمانہ کہ پھر ہمارے مدد دینے کی شاید نوبت ہی نہ پہنچے۔ اور ایسے میر وجود سلسلہ عالیہ میں داخل ہو جائینگے۔ کہ ادھر سے تحریک ہوئی۔ تو ہوتے ہی سوا پوری ہو جائیگی۔ یہ وقت احباب کو غنیمت شمار کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کے لئے آپ کے مندرجہ ذیل الفاظ تحریک چندہ امریکہ کے واسطے کافی ہیں۔

"وہ وقت دُور نہیں۔ بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیاء اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے"۔ (فتح اسلام صفحہ ۲۱)

پس پیارے بھائیو! اسلام کی ہر طرح سے مدد کرو۔ کیونکہ یہ وہی وقت ہے۔ جس کی خوشخبری حضرت مسیح موعود نے سنائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خادم دین بنائے۔ آمین۔ خادم القوم :- میر محمد احمد عرف میر غلام حیدر خان مولوی عالم۔ فارسٹ آفیسر ریاست خیرپور میرس از مقام گمبٹ

۲ - معظمی و مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الفضل ۷۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء نمبر ۲۶ جلد ۸ کے مطالعہ سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب امریکہ میں ایک ماہواری رسالہ اشاعت اسلام کی غرض سے شایع کرنا چاہتے ہیں۔ جس کے واسطے کم از کم پہلے سال سو ڈالر خرچ کی ضرورت ہے۔ چونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہر احمدی پر فرض ہے۔ میں اپنے اہم فرائض سے سبکدوش ہونے کے لئے امریکہ کے اشاعت اسلام میں بھی کسی قدر حصہ لینا چاہتا ہوں اسی خیال سے سردست ایک ڈالر ماہوار ایک سال کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ واللہ ہو الموفق وعلیہ توکلت والیہ انیب وہو حسبی ونعم الوکیل۔

خاکسار عبداللطیف عفا اللہ عنہ پروفیسر چاٹگام کالج بنگال

۳ - مجھ سے سالانہ ایک ڈالر جب چاہیں وصول فرمالیا کریں۔

خاکسار حکیم محمد قاسم قریشی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ

اعلان بیعت

میں مسمی یحییٰ الدین ساکن سیانجی خیل متصل ... علاقہ ٹیری ضلع کوہاٹ لاہور سے تعلق چھوڑ کر محض خداوند عالم کے الہام اور اشارہ کے ماتحت جماعت قادیان سے تعلق پیدا کرتا ہوں۔ اور حضرۃ خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت میں داخل ہوتا ہوں۔ خاکسار محی الدین مدرس قاضی خیل کوہاٹ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ۱۳ - اکتوبر ۱۹۲۰ء کو زوجہ اولیٰ کے بطن سے بھی ایک فرزند عطا فرمایا۔ فالحمدللہ ثم الحمدللہ علیٰ احسانہ۔ احباب اس بچہ کے لئے بھی دعا فرمائیں

خاکسار محمد حسین۔ ڈپٹی انسپکٹر محمڈن اسکولز۔ قسمت گڈھ کھیور

گذشتہ ۱۷ و ۱۸ - اکتوبر کی درمیانی شب میرے ہاں ایک لڑکی متولد ہوئی۔ احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے سعادت مند اور خادمہ دین بنا دے اور عمر دراز عطا کرے آمین۔

میں اہل قریہ کی مخالفت کے سبب تین سال مکان سے خارج رہ کر فی الحال مکان آیا ہوں۔ لیکن پھر وہ شدت کے ساتھ مجھے ستانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ خاکسار کو صبر و استقلال عطا کرے۔ اور مخالفین کے منصوبے ناکام رہیں۔ خاکسار ضیاء الدین احمد احمدی عفا اللہ عنہ

درخواست دُعا

مکرم جناب ذوالفقار علی خان صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ وہ موانع جو میرے دارالامان جلد ہجرت کرکے پہنچنے میں آرہے ہیں۔ جلد رفع ہوں۔ اور میں جلد دارالامان پہنچ جاؤں۔

میرا بچہ بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

شیخ نظام الدین از جہلم

احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ بیماری سے سخت تکلیف میں ہوں۔ عمر بخش احمدی از شہر سیالکوٹ

چوہدری مظفر الدین صاحب طالب علم ایف اے کلاس کی والدہ سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کو صحت کاملہ اور شفا عاجلہ بخشے۔

خاکسار محمد شجاعت علی احمدی نائب سکرٹری انجمن احمدیہ کلکتہ

میرے بھائی عبدالغنی صاحب احمدی ڈیٹرزی اسسٹنٹ بمقام جڑانوالہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی التجا ہے۔

عبدالعزیز احمدی ویٹرنری دفعدار گورنمنٹ کیمل کور ٹانک

میرے بھائی مستری امین اللہ صاحب کی بیوی کچھ دنوں سے بیمار ہے اسکی صحت یابی کے لئے اور نیز اپنی تمام قسم کی کمزوریوں کے لئے ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۸ - نومبر ۱۹۲۰ء

پوپ کے دربار میں ترکی سفیر

ایک عیسائی اخبار کا اسلام پر اعتراض

(از ماسٹر علی محمد صاحب بی اے)

نیویارک کا ایک اخبار "ٹرتھ سیکر" اپنی ۱۸ ستمبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ سُلطان ٹرکی اپنی طرف سے ایک سفیر جناب پوپ کے دربار میں بھیجنے والے ہیں۔ موخر الذکر نے دوران جنگ میں ترکی قیدیوں کو مالی امداد بہم پہنچائی تھی۔ اور اب سلطان کا ارادہ ہے کہ پوپ صاحب کے ساتھ تعلقات سیاسیہ بھی قائم کئے جائیں۔ اخبار مذکور اس تعلق کو پہلے تو استعجاب کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ مگر آگے چلکر لکھتا ہے۔ کہ چونکہ اسلام اور رومن کیتھلک فرقے میں بہت سی باتوں میں اشتراک ہے۔ اور یہ تجویز بھی قسطنطنیہ سے ہی نکلی ہے۔ اور پوپ صاحب کو ابھی تک اپنی دُنیاوی جاہ و حشمت کا خیال باقی ہے۔ لہذا ممکن ہے۔ کہ ترکی سفیر کو شرف باریابی نصیب ہو جائے لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جنگ سے پہلے جب حالات اتحاد کے لئے زیادہ موافق تھے۔ اسوقت اسپر کیوں عمل نہ کیا گیا۔

اس کا جواب وہ خود ہی دیتا ہے۔ کہ چونکہ مذہب کا کام سوائے تفرقہ اندازی اور بے اتفاقی کے اور کچھ نہیں۔ اسی وجہ سے ترک اب تک دوسرے لوگوں سے الگ تھلگ رہے ہیں۔ اور اگر ترکی قوم سے مذہب اسلام الگ کر دیا جاوے۔ تو وہ دُنیا کی مہذب قوموں میں شمار کئے جانے کے قابل ہے۔

اخبار مذکور کے نزدیک مذہب کا مدعا سوائے نااتفاقی اور تفرقہ اندازی کے اور کچھ نہیں۔ اور جس مذہبی آب و ہوا میں صاحب مضمون نے تربیت پائی ہے۔ وہ عیسائیت سے مملو ہے۔ اور یہی وہ مذہب ہے کہ جس کے بانی نے اپنے پیروؤں سے کہا ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ میں صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اس کے باپ سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ساس سے جُدا کر دوں۔ اور آدمی کے دشمن اس کے گھر کے لوگ ہی ہونگے (متی ۱۰ آیت ۳۴ تا ۳۶) اور جوان کو اپنے کپڑے فروخت کر کے ہتھیار خریدنے کی ترغیب دیتا ہے۔ لہذا کچھ تعجب کی بات نہیں۔ کہ ایسے مذہب کے لوگوں میں بود و باش رکھنے سے صاحب مضمون کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہو۔ پھر مذہب کے نام پر عیسائیوں میں وہ تلوار چلی ہے۔ کہ الامان! اور خون کی وہ ندیاں بہ نکلی ہیں۔ کہ دریا سُرخ ہو گئے۔ لوگ زندہ آگ میں جلائے گئے۔ اور طرح طرح کے ظلم ان پر روا رکھے گئے۔ لیکن وہ مذہب جو اپنے نام میں ہی صلح و آشتی رکھتا ہے۔ اور جس پر عمل کرنے کا نتیجہ امن ہی امن ہے۔ اور وہ مذہب جو لوگوں کو سلامتی کی راہوں پر چلاتا ہے۔ اور وہ مذہب جو بعد از مرگ بھی سلام اور امن کے تحفے بھیجتا ہے۔ اور وہ مذہب جو اپنا اصل الاصول مذہبی غیر جانبداری قرار دیتا ہے اور دوست و دشمن کے ساتھ تعلقات قائم کرتا ہے۔ بھلا اس مذہب کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس کی غرض صرف تفرقہ اندازی ہے۔ کس طرح درست ہو سکتا ہے ایسا خیال یا تو لاعلمی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یا سخت تعصب کا۔ اور ہمارے عیسائی صاحب مضمون میں دونو باتیں خیر سے کافی و شافی پائی جاتی ہیں۔ پادریوں کی مہربانی سے اسلام کا صحیح خاکہ کبھی ان بیچارے دور اُفتادوں کے سامنے پیش نہیں ہوا۔ اس لئے وہ نہیں جان سکتے کہ اسلام کی کیا تعلیم ہے۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ ہمارے اسلامی واعظ جناب مفتی محمد صادق صاحب جو جوکھوں کا سفر اختیار کرکے بلاد امریکہ میں تشریف لے گئے ہیں وہ اس کمی کو پورا کر دینگے۔ اور نئی دنیا کی آنکھیں اس نئے نور کی طرف پھیر دینگے۔ جو قادیان سے ظاہر ہوا۔ اور جوں جوں یہ نور پھیلتا جائے گا۔ لوگوں کی آنکھیں کھلتی جائینگی اور تعصب دُور ہوتا جائیگا۔ اور اس طرح وہ اصل حقیقت کو پالینگے۔ جس کے نہ ہونے کی وجہ سے وہ اسلام پر حملے کرتے رہتے ہیں۔

اسلام کسی قوم کو دوسروں کی نظر میں ذلیل نہیں بناتا۔ کیونکہ وہ تو عین ہدایت ہے۔ اور اسپر عمل کرکے انسان بڑا بن جاتا ہے۔ چہ جائیکہ ذلیل ہو جائے ترکی قوم قرآن کی تعلیم پر عمل کرکے بُری نہیں۔ ہاں اگر وہ بُری ہے۔ تو اسی صورت میں کہ جب اسپر عمل نہ کرے۔ اور چونکہ موجودہ ترک اسلام پر بہت کم عمل کرتے ہیں۔ اس لئے اعمال حسنہ بھی ان سے کم سرزد ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے لوگوں کو اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اور ترکوں کو چھوڑ کر معترض سیدھا حملہ اسلام پر جا کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلامی تعلیم بہمہ وجوہ نافع الناس ہے۔ قرآن شریف کے شروع میں ہی آتا ہے۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ ۛ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ یعنے یہ کتاب (قرآن شریف) ایسی کتاب ہے کہ اسپر عمل کرکے انسان کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ بلکہ نیک لوگوں کے لئے موجب ہدایت ہے۔ اور ان کا رسُول لوگوں کے لئے رحمت ہے۔ جیسا کہ فرمایا وما ارسلناك الا رحمة للعالمين۔ اور ہم نے تجھے لوگوں کے لئے رحمت کرکے بھیجا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب قرآنی تعلیم محض ہدایت اور اسلام کا رسُول لوگوں کے لئے رحمت ہو کر آیا ہے۔ تو قرآنی تعلیم کس طرح باعث ہلاکت ہو سکتی ہے۔ جس قدر قلیل عرصہ میں اسلام قبول کرکے ایسے لوگوں نے جو سوائے فضول خانہ جنگیوں کے اور کچھ نہ جانتے تھے۔ ترقی کی۔ اس کی نظیر دُنیا میں نہیں پائی۔ اور جب تک مُسلمان مُسلمان رہے کوئی ان کے مقابلہ پر نہ ٹھہر سکا۔ ہاں جب سے مُسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ اسی وقت سے وہ گرنے لگے۔ پس قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا نہ پہلے نقصان کا موجب ہوا ہے۔ اور نہ اب ہو سکتا ہے۔ عیسائی صاحبان اسے اپنی مذہبی تعلیم پر قیاس نہ کریں ❊

حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کا اثر

حضرت مسیح موعود کی تصویر کے متعلق ۱۵ - اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء کے اہل حدیث میں جو مضمون شایع ہوا - اور جس پر کسی قدر روشنی ہم ۲۵ - اکتوبر کے الفضل میں ڈال چکے ہیں - اس سے درج کرتے ہوئے - اس بات پر کہ حضرت مرزا صاحب نے اسلئے تصویر کھنچوائی تھی - کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ جو قیافہ شناسی میں مہارت رکھتے ہیں - تصویر کو دیکھ کر اندازہ لگا سکیں کہ کیسے انسان کی تصویر ہے - مولوی ثناء اللہ نے اپنی طرف سے حسب ذیل نوٹ لکھا کہ :-

"یہ بھی ایک گپ بن گیا گپ القادیان ہے نہ کوئی ایسا قیافہ ہے - نہ کسی نے تصویر مانگی - نہ کوئی تصویر دیکھ کر ایمان لایا - سچے ہیں تو ان باتوں کا ثبوت دیں ورنہ یاد رکھیں ہذا گپ"

جس تہذیب متانت او سنجیدگی سے یہ الفاظ لکھے گئے ہیں ظاہر ہے - اور ہمیں اس پر کچھ بھی افسوس نہیں - کیونکہ چودھویں صدی کے علماء کی اسی قسم کی حرکات تو ہیں - جو انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کا مصداق ثابت کر رہی ہیں کہ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء مولوی ثناء اللہ بھی اگر زبان عربی کا استعمال اس بے ہودہ طریق سے نہ کرتے - تو مذکورہ بالا گروہ میں کس طرح داخل ہو سکتے - خیر اسکے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں وہ شخص جو اپنے نزدیک جائز بدلہ لینے کے لئے جھوٹ بولنا جائز سمجھتا ہو - جس کے نزدیک جھوٹ بولکر اُسے ہزار ہا میں پھیلانے والا کذاب نہ ہو - جس کے نزدیک دروغ گو بھی ایک معنی میں متقی ہوتا ہو - وہ اگر ان کو جن کی مخالفت کے باعث اس کی دوکان چل رہی ہو - گپیں ہانکنے والے کہے - تو کوئی عجیب بات نہیں - کیونکہ وہ اپنے اعتقاد اور اپنے طرز عمل کی وجہ سے سمجھ ہی نہیں سکتا کہ خدا کے ایسے بندے بھی ہو سکتے ہیں - اور ایں - جن کے نزدیک دروغ اور جھوٹ ایک بدترین فعل ہے - اور وہ اسکے قریب تک نہیں جاتے -

ان حالات میں اگر مولوی ثناء اللہ نے ہماری باتوں کو گپیں قرار دیا ہے - تو ہم انہیں معذور سمجھتے ہیں - ہاں جس امر کا انھوں نے ہم سے ثبوت طلب کیا ہے - اس کے متعلق ایک مثال پیش کرتے ہیں - اس سے معلوم ہو جائیگا کہ یورپ و امریکہ میں تصویر کے ذریعہ کس قسم کے اثرات پیدا ہو سکتے ہیں -

امریکہ کے ایک علاقہ سنٹیارا سے ایک امریکن خاتون نے حضرت مسیح موعود کی تصویر دیکھ کر ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء کو ایک خط نہایت پُر اخلاص لکھتے ہوئے حسب ذیل الفاظ لکھے کہ :- "I love to look at the photo of Mirza Ghulam Ahmad he looks so like Jesus."

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ :- "میرا دل چاہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمدؑ کی تصویر کو دیکھتی رہوں - وہ تو مسیح کی مانند نظر آتا ہے"

ان الفاظ سے بخوبی ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی تصویر کھنچوا کر جس غرض کے لئے بلاد غربیہ میں شایع فرمائی تھی - وہ اس سے پوری ہوئی اور سعید روحوں نے اس سے فائدہ اٹھایا - اور آیندہ بھی اُٹھاتی رہینگی -

مولوی ثناء اللہ کے مطالبہ پر ہم نے یہ ایک ثبوت پیش کیا ہے - وہ تو حسب معمول اس سے اعراض ہی کرینگے لیکن صداقت پسند اصحاب کو دیکھنا چاہیئے کہ ہمارے مخالفین کس طرح تہذیب و شرافت کو بالائے طاق رکھکر ہم پر بے ہودہ اعتراض کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں -

---

ایک یوروپین گارڈ کی شرمناک حرکت

جرم ہر حالت میں جرم ہے - لیکن اگر اس کا ارتکاب کسی ایسے شخص کی طرف سے ہو جس پر اسکے انسداد کا فرض عائد ہوتا ہو - تو جرم کی نوعیت بہت زیادہ خطرناک اور رنج افزا ہو جاتی ہے - اس بات کو مدنظر رکھ کر جب ہم اس واقع کو دیکھتے ہیں - جو سیل ٹرین کے ایک یورپین گارڈ سے تعلق رکھتا ہے - تو ہمارے صدمہ اور تکلیف کی کوئی حد نہیں رہتی - واقع کی مختصر کیفیت یہ ہے کہ جب میل ٹرین اجمیر کی طرف جا رہی تھی - تو یورپین گارڈ رائٹ نامی ایک تیسرے درجہ کی زنانہ گاڑی میں آ گھسا - جسمیں صرف ایک نوجوان عورت معہ ایک بوڑھی عورت کے سفر کر رہی تھی - گارڈ نے بوڑھی عورت کو ڈرا دھمکا کر خاموش رہنے پر مجبور کر دیا - اور نوجوان عورت کی زبردستی عصمت دری کی -

ایک گارڈ کی جس پر مسافروں کی حفاظت کا فرض عائد ہوتا ہے - یہ حرکت نہایت ہی شرمناک ہے - لیکن حیرت ہے کہ جب گاڑی اجمیر پہونچی - اور مظلومہ نے اپنی شکایت پولیس کے سامنے پیش کی - جس پر مسٹر غلام فرید الدین سب انسپکٹر پولیس نے گارڈ مذکور کو حراست میں لے لیا تو بعد میں یورپین سرکل انسپکٹر نے حکم دیا کہ گارڈ کو چھوڑ دیا جائے - اور اس کا چالان منسوخ کر دیا -

عورت نے اپنے طور پر استغاثہ دائر کر دیا ہے - دیکھیں اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے -

یورپین حکام کو ہندوستانی مستورات کی عصمت اور عفت کی بھی ایسی ہی حفاظت کرنا چاہیئے - جیسی یورپین عورتوں کی کرتے ہیں - اور اس قسم کے واقعات کو معمولی نہ سمجھنا چاہیئے - اہل ہند کے قلوب پر ان کی وجہ سے نہایت خطرناک اثر پڑتا ہے ٭

---

۲۵ ہزار کے مجمع میں دو انگریز

۲۷ تاریخ کو جلیانوالہ باغ امرتسر میں ایک جلسہ ہوا جسمیں ۲۵ ہزار کے مجمع نے صرف دو گوروں کے آنے پر جو نظارہ پیش کیا وہ نہایت ہی عجیب و غریب تھا - ہمعصر "وکیل" اس کے متعلق لکھتا ہے :- "انگریزوں نے شاید اسوقت فوٹو لیا - لوگوں نے سمجھا کہ بندوقیں ہیں - بدحواس ہو کر بھاگے کسی نے مڑ کر پیچھے نہ دیکھا - گو اور لوگ انہیں گلا پھاڑ پھاڑ کر روکتے رہے - البتہ سٹیج کے ارد گرد جسقدر آدمی بیٹھے تھے - وہ بیٹھے رہے"

جن لوگوں کے حوصلہ اور دلیری کی یہ کیفیت ہو انہیں سوراجیہ اور سیلف گورنمنٹ کے دعاوی پر ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے ٭

معارف قرآن

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

سُوْرۃ طٰہٰ

پانچواں رکوع

(۲ - اکتوبر ۱۹۳۰ء)

حضرت ہارون کا اپنی قوم کو روکنا

بائبل کے خلاف قرآن نے حضرت ہارون کی بریّت کی ہے اور بتاتا ہے کہ بچھڑا بنانے میں انھوں نے کسی قسم کا حصہ نہیں لیا - بلکہ اونھوں نے پہلے ہی حضرت موسیٰؑ کے آنے سے اپنی قوم کو بتا دیا تھا کہ :-

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِیْ ۝ یہ تمہارے لئے فتنہ ہے - یعنی موسےٰ کا دیر لگانا یا سامری کا بچھڑو بنانا - اور یہ بچھڑا تمہارا رب نہیں تمہارا رب تو رحمان ہے - پس تم کو چاہیئے - کہ میری اتباع کرو اور میرے حکم کی فرمانبرداری کرو -

اسکے جواب میں وہ حضرت ہارون کو کہتے ہیں قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۝ ہم اس سے اسوقت تک باز نہ آئینگے کہ موسیٰ ہمارے پاس واپس آجائے گویا وہ کہتے ہیں کہ ہم تو موسیٰ کی بات مانینگے - تیری نہیں مانتے -

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے جس کو ترجیح دی تھی - اسی کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کی بات مانینگے اور جس کے متعلق حضرت موسیٰ نے کہا تھا کہ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا کہ وہ بولنے میں مجھ سے زیادہ فصیح ہے اسکو کہتے ہیں کہ تیری بات نہیں مانینگے - یہ بھی خدا کا فضل ہوتا ہے - ایک کی بات اثر کر جاتی ہے اور دوسرے کی کوئی سنتا بھی نہیں -

کیا نبی کسی کا مطیع نہیں ہوتا

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۝ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِیْ

حضرت موسیٰ آئے - اور انہوں نے آکر ہارون کو کہا - کہ جب تو نے ان کو گمراہ دیکھا - تو کیوں منع کیا - کیا اس طرح تو نے میرے حکم کی نافرمانی کی ہے -

اس سے ایک بات حل ہو جاتی ہے - غیر مبایعین پیش کیا کرتے ہیں - کہ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے نبی مطاع ہوتا ہے - اور وہ چونکہ رسول کریم کے مطیع تھے - اس لئے رسول نہیں ہو سکتے - اگرچہ یہ بات بھی صحیح ہے - نبی بے شک مطاع ہوتا ہے - مگر جن کی طرف مبعوث کیا جاتا ہے - ان کا مطاع ہوتا ہے نہ یہ کہ وہ خود کسی کا بھی مطیع نہیں ہوتا - اسطرح تو کہنا پڑیگا نبی خدا کا بھی مطیع نہیں ہوتا - تو نبی مطاع بھی ہوتا ہے اور مطیع بھی -

یہاں دونوں باتیں آئی ہیں - حضرت ہارون قوم کو کہتے - فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِیْ - تم میری اطاعت کرو - اور میری نافرمانی نہ کرو اور حضرت موسیٰ حضرت ہارون کو کہتے ہیں تو نے کیوں میری اطاعت نہ کی - اَفَعَصَيْتَ اَمْرِیْ کے دوسرے لفظوں میں بالکل ٹھیک یہی معنے ہیں - تو صاف ظاہر ہے کہ حضرت ہارون قوم کے تو مطاع تھے - لیکن حضرت موسیٰ کے مطیع تھے - اسی طرح حضرت مرزا صاحب بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہیں - اور وہ جن کی طرف مبعوث ہوئے - انکے مطاع ہیں -

حضرت ہارون کی کامل اطاعت

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ ۚ اِنِّیْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِیْ ۝

اس سے حضرت ہارون کی کامل اطاعت کا پتہ لگتا ہے وہ کہتے ہیں اے میری ماں کے بیٹے مجھے ڈاڑھی اور سر سے نہ پکڑ - بات یہ ہے کہ میں اس ڈر سے انہیں سختی نہیں کی - کہ بنی اسرائیل میں تفرقہ نہ پڑ جائے اور آپ آکر یہ کہیں کہ کیا کر دیا گویا وہ ذراسی بات کے لئے بھی ان کے حکم کے ماتحت رہنا چاہتے اور ان سے اتنے ڈرتے تھے - کہ ہر بات میں خیال رکھتے تھے کہ کہیں اطاعت میں فرق نہ آجائے -

(اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے وہ تقریر فرمائی جو ۱۱ - اکتوبر کے پرچہ میں بعنوان "برداشت سرزنش ترقی کا ذریعہ ہے" درج ہو چکی ہے - ایڈیٹر)

حضرت موسیٰ کا سامری سے پوچھنا

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِیُّ حضرت موسےٰ نے سامری کو کہا تم بتاؤ - تمہارا کیا حال ہے اس نے کہا - قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ ۝ یعنے وہ دیکھا تھا - جو دوسروں کو نظر نہ آیا - میں نے رسول کی سنت سے ایک حصہ چن لیا تھا - مگر اب اس کو بھی چھوڑ دیا ہے - اور میرے نزدیک یہی مناسب تھا یعنے یعنے اوروں کی طرح اندھا دھند نہ مانا تھا - میں نے بعض اچھی باتیں دیکھی تھیں اسلئے مان لیا تھا -

یہ ایسی ہی بات ہے - جیسا کہ پیغامیوں میں سے اب بعض کہتے ہیں کہ ہم نے مرزا صاحب کو اس لئے مانا تھا - کہ وہ خدمت اسلام کرتے تھے نہ کہ ان کے دعوے کی وجہ سے -

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۝

دراصل اس نے بچھڑا اس لئے بنایا تھا - کہ لوگ حضرت موسیٰ کو چھوڑ کر اس کے ساتھ مل جائیں - اس لئے اسی کے مطابق اسے سزا دی گئی - کہ وہ کہتا ہے - کہ کوئی مجھے نہ چھوئے -

معلوم ہوتا ہے یا تو اس کے جسم میں ایسے پھوڑے پھنسیاں ہو گئیں - کہ اپنی تکلیف کے خیال سے لوگوں کو اپنے پاس نہ آنے دیتا - یا اس کو مراق کی بیماری ہو گئی - کہ ہجوم اور لوگوں سے بھاگتا پھرتا تھا - جن لوگوں کو یہ بیماری ہوتی ہے وہ مجمع سے گھبراتے اور الگ رہنا چاہتے ہیں -

اُزْرِقًا - نیلی آنکھوں والے یورپین لوگ مراد ہیں اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا - اس سے دس صدیاں بھی مراد ہو سکتی ہیں - جو عیسائیوں کی ترقی کا زمانہ ہے ✤

چھٹا رکوع

(۴۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

پہاڑوں کا اکھڑنا

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا

یہ آخری زمانہ کے متعلق ہے۔ اور وہ یہی زمانہ ہے فرماتا ہے۔ تجھ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہو ان کو میرا رب جڑوں سے اکھیڑ دیگا۔

اب دیکھو ایسا ہی معاملہ ہو رہا ہے۔ زار روس اُڑ گیا۔ جرمن کی حکومت ٹوٹ گئی۔ اور حکومتوں میں بھی نیچے درجہ کے لوگ سر اُٹھا رہے ہیں۔ یہ تو ظاہری سامان ہیں۔ اور باطنی بھی پیدا ہو رہے ہیں ابھی جرمنی میں ایک تھیوری نکلی ہے۔ کہ دنیا آج تک پھر پھر کر مصیبتیں اُٹھا کر اصلی حالت پر آتی رہی ہے۔ اسلئے ہمیں رُوحانیت کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور دوسری طرف بھٹکتے نہیں پھرنا چاہئیے۔

الہام کی آرزو نہیں کرنی چاہئیے

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰۤى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۔

رسول کو فرماتا ہے۔ جب خدا کی طرف سے وحی آئے تو آئے۔ خود درخواست نہ کرو۔

آج کل لوگ اس بات کے نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں الہام اور وحی ہو۔ ایسا نہیں کرنا چاہئیے۔

ساتواں رکوع

(۶۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

حضرت آدم کے واقعہ سے سبق

آدم علیہ السلام کا واقعہ ہمارے لئے بہت سے سبقوں کا موجب ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۤىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ۔ ہم نے ملائکہ کو حکم دیا کہ تم آدم کی فرمانبرداری کرو۔ ابلیس کے سوا سب نے کی۔ اس نے انکار کر دیا۔

سجدہ کے معنے اطاعت بھی ہوتے ہیں۔ جب کوئی خدا کا برگزیدہ کھڑا ہوتا ہے۔ تو فرشتوں کو حکم ہوتا ہے۔ کہ اس کی امداد کرو۔ ایسا ہی آدم علیہ السلام کے وقت ہوا۔ اسوقت ایک اس قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو انکار کرتے ہیں۔ ایسی ہی ایک ہستی کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کی وجہ سے انکار کیا ہے۔

ہر انسان کے اندر آدم و ابلیس کا جھگڑا

آدم علیہ السلام کا واقعہ اس کثرت سے قرآن میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اسکو صرف تاریخی واقعہ نہیں کہا جا سکتا۔ میرے نزدیک دراصل اس واقعہ سے انسان کو اس آدم اور ابلیس کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ جو اس کے اپنے اندر ہیں۔ انسان کو ایک طاقت نیکی کی طرف لیجاتی ہے۔ ایک بدی کی طرف۔ فرشتوں کو حکم ہے کہ نیکی کی طاقت کی مدد کریں۔ اور بُرے لوگ بُرائی کی طاقت کو اُکساتے رہتے ہیں۔ یہی آدم و ابلیس کا جھگڑا ہے۔ جو ہر انسان کے اندر ہوتا رہتا ہے اور ہر ایک انسان اس کو معلوم کر سکتا ہے۔

فَتَشْقٰى ۔ تو تکلیف میں پڑ جائیگا۔

ہر انسان کے لئے جنت

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ۙ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ۔

خدا تعالیٰ حضرت آدم کو فرماتا ہے۔ یہ ایسا جنت ہے۔ جسمیں نہ تو بھوکا رہیگا اور نہ ننگا نہ تو پیاسا رہیگا اور نہ گرمی میں۔

یہ جنت ہر ایک انسان کو مل سکتی ہے بشرطیکہ وہ اپنے اُوپر موت وارد کرلے۔ وہ بھوکا نہیں رہتا۔ ننگا نہیں ہوتا۔ کوئی مشکل اسے پیش نہیں آتی۔ اور یہی وہ جنت ہے۔ جو حضرت آدم کو ملی تھی۔ کیونکہ دوسری جنت سے تو کسی کو داخل کر کے نکالا نہیں جائیگا۔ مگر اس سے اکثر نکل جاتے ہیں ۔

خدا کی تائید کب تک شامل حال رہتی ہے

فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا خدا کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ان کی کمزوریاں ظاہر ہوگئیں۔ کیونکہ خدا کی تائید اسی وقت تک ہوتی ہے جب تک انسان فرمانبرداری کرے اور جب فرمانبرداری چھوڑ دے۔ تو خدا کی تائید بھی ہٹ جاتی ہے۔ اور انسان کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ وہ کیا حقیقت رکھتا ہے۔

ایسی حالت میں حضرت آدم نے کیا کیا یہ کہ وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۔ جنت کے پتے۔ نیک کام کرنے شروع کئے۔ تاکہ نیکی کے ذریعہ اپنی کمزوریوں کو دُور کریں ۔

بقیہ ساتواں رکوع

(۹۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء)

قومی روایات کا اثر

قومی روایات کا بڑا اثر ہوتا ہے انسان پر۔ اور انسان کے بہت سے افعال ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے اچھے یا بُرے ہونے کا مدار قومی روایات پر ہی ہوتا ہے۔ ان کے اچھے یا بُرے ہونے کا یہی معیار ہوتا ہے۔ کہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے تھے یا نہ کرتے تھے یا اس قسم کے جذبات کہ غریبوں کی حمایت کرنا۔ لوگوں کو مشکلات سے نکالنا وغیرہ۔ ان باتوں کی طرف بلا اس کے کہ ان کا اچھا ہونا ان کے لئے کرنے کی وجہ ہو۔ وہ ان پر عمل کرتے ہیں اسی طرح بُرے لوگ اپنی بُری روایات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ ڈاکو ڈاکہ مارتے ہیں۔ چور چوری کرتے ہیں۔ ان کو خیال بھی نہیں آتا۔ کہ یہ بُرے کام ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ ہمارے باپ دادا ایسا ہی کرتے رہے ہیں ۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ)

مولوی محمد علی صاحب کی کُنجی

۲۷ ستمبر کو مولوی محمد علی صاحب ایک دعوت کے موقعہ پر ٹوٹی کنڈی تشریف لائے - یہ شملہ میں وہ جگہ ہے - جہاں عموماً احمدی آباد ہیں - علاوہ چند پیغامی دوستوں کے غیر احمدی بھی جو پڑوس میں رہتے ہیں - تشریف لے آئے - اور ایک نو احمدی بھائی بھی بغرض بعض استفسارات وہاں جا پہنچے - چونکہ یہ نو احمدی تھے - اور ابھی انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تصانیف پر عبور حاصل نہیں تھا - اس لئے مولوی صاحب نے خوب آستینیں چڑھا کر ان کو نیچا دکھانا چاہا - لیکن جب دیکھا کہ مستفسر نے حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۳۹۰ اور ۳۹۱ نکالا ہے - تو مولوی صاحب کی جان نکلنی شروع ہوئی - اور اسوقت حضرت صاحب کے کلام میں اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے کلام میں تناقض ثابت کرنا شروع کیا - اور دوران گفتگو میں بڑے فخر اور جوش سے فرمایا کہ عقدۂ نبوت مسیح موعود کے کھولنے کے لئے میرے پاس ایک کُنجی ہے اور وہ یہ ہے :- کہ

"جہاں جہاں حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو نبی کہا - وہ لغت کی اصطلاح میں کہا - اور جہاں جہاں انکار کیا - اصطلاح اسلام سے انکار کیا یہ میری کُنجی ہے - جو چاہے - بحث کرے"

مولوی صاحب کا چیلنج مُباحثہ منظور

چونکہ ہمیں مولوی صاحب کے ساتھ ہمدردی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ مولوی صاحب کو بھی اپنی نو ایجاد کُنجی کی حقیقت معلوم ہو جائے - اور وہ جیسا کہ نیک تھے - پھر نیکوں کے ساتھ بیٹھ جائیں - تا حضرت مسیح موعود کے الہام کا دوسرا پہلو بھی پورا ہو جائے - ہم مولوی صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں - اور مولوی صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ جس فراخدلی سے آپ نے چیلنج دیا ہے - اس فراخدلی سے آپ مباحثہ بھی کریں :- مگر ہمیں امید نہیں کہ وہ اس میدان میں نکلیں - کیونکہ جس دن کا یہ واقع ہے - اسی دن جب ہم نے کوئی حوالہ پیش کر کے پوچھنا چاہا - تو حکماً ہمیں بولنے سے منع کر دیا -

مولوی صاحب کی ایجاد کی حقیقت

چونکہ ہمیں اُمید نہیں - کہ مولوی صاحب ہمارا چیلنج مباحثہ منظور فرما دینگے - اسلئے ہم خود بخود ہی ان کی ایجاد کی حقیقت کو ان برادران کے ہم خیالوں پر ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں - ہاں اگر مولوی صاحب مباحثہ کے لئے طیار ہوں - تو ہم ہر وقت تیار ہیں -

مولوی صاحب کی ایجاد کے دو حصے ہیں - پہلا حصہ یہ ہے کہ "جہاں جہاں حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو نبی کہا - وہ لغت کی اصلاح میں کہا" اسی کی تشریح میں مولوی صاحب نے فرمایا - کہ لغت کی اصطلاح میں نبی سے مراد صرف محدث ہے -

ہم کہتے ہیں - یہ محض غلط ہے - کیونکہ حضرت مسیح موعود نے سنہ ۱۹۰۱ء سے تو لغوی معنوں میں نبی اور محدث کو مترادف قرار دیا ہے - لیکن اس کے بعد آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا - بلکہ اس کے خلاف کیا ہے - اور صریح الفاظ میں آپ نے فرمایا ہے کہ:-

"اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانیوالا نبی کا نام نہیں رکھتا - تو پھر بتلاؤ - کس نام سے پکارا جائے - اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے - تو میں کہتا ہوں - تحدیث کے معنے کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہیں - مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہے" (ایک غلطی کا ازالہ)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود کے نزدیک غیب کی خبریں جو اظہار علی الغیب کا منشاء ہے - پانیوالا نبی کا نام پاتا ہے نہ کہ محدث کا نام - پس محدث کے نام کی نفی کر کے نبی کے نام کا اقرار کرنا صاف یہ معنے رکھتا ہے - کہ آپ کا دعویٰ درحقیقت اسلامی اصطلاح کے مطابق نبوت کا ہے - مولوی صاحب یہاں عموماً کہا کرتے ہیں کہ لغت کی رُو سے محدث کہلانے سے انکار ہے نہ کہ اصطلاح شریعت کی رُو سے لیکن یہ ان کا عذر بالکل نامعقول ہے - کیونکہ اصطلاحی اُمور میں بحث کرتے وقت لغت کی طرف رجوع کرنا تاکہ اصطلاحی اُمور کو رد کیا جائے - یہ جائز نہیں - بلکہ ایسا شخص کج دل ہو گا - جو محکمات کو متشابہات سے رد کرنا چاہتا ہے - چنانچہ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں :-

"اصطلاحی امر میں لغت کی طرف رجوع کرنا حماقت ہے" ازالہ اوہام ص ۵۳۸

پس یہ کہنا کہ قرآنی اصطلاح نبوت پر بحث کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے لغت کی طرف رجوع کیا ہے مسیح موعود کی توہین ہے - ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرآنی اصطلاح کی تائید میں لغت کو بھی پیش کیا ہے - اور دونوں کی بناء پر محدث کہلانے سے انکار کر کے نبوت کا دعویٰ کیا ہے - اور یہی سچ ہے -

دوسرا جواب

یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود تو قرآن مجید کی آیت فلا یظهر علىٰ غيبه احدًا سے استدلال کر رہے ہیں - اور تمام غلطی کے ازالہ میں قرآن شریف سے استدلال کر کے نبوت کا ثبوت پیش کیا ہے - پھر یہ کیونکر ممکن ہے - کہ آپ نے محدثیت سے انکار لغت کی رُو سے کیا ہو - کیونکہ اس کے تو یہ معنے ہونگے کہ آپ لوگوں کو یہ بتاتے ہیں کہ دیکھو اگرچہ میں محدث ہی ہوں - پر لغت کی رُو سے نبی ہوں - محدث نہیں ہوں - مگر اہل عقل کے نزدیک یہ کلام بالکل مہمل اور لغو کلام ہو گا - اور ہم کبھی اس کو مسیح موعود کی طرف منسوب نہیں کر سکتے - اور مسیح موعود نے جو اس آیتہ قرآنی کے معنے کئے ہیں - وہ ایسے ہیں کہ کسی محدث پر وہ چسپاں ہو سکتے ہی نہیں - چنانچہ آیت فلا یظهر علىٰ غيبه کے متعلق آپ فرماتے ہیں :-

"احادیث نبویہ میں پیشگوئی کی گئی ہے کہ ××× اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہونگے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے -" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۰)

لفظ بجز نبی نے فیصلہ کر دیا کہ غیر نبی خواہ وہ محدث ہی کیوں نہ ہو - اس آیت کا مصداق نہیں ہو سکتا - اور یہی وجہ ہے کہ حقیقۃ الوحی کے اسی مقام پر آگے لکھا ہے کہ:-

"پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا - اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"

تیسرا جواب

یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھلے لفظوں میں اصطلاح اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے - چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"نبی کا لفظ نبأ سے نکلا ہے اور نبأ کہتے ہیں خبر کو اور نبی کہتے ہیں خبر دینے والے کو - یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام پا کر جو غیب پر مشتمل

زبردست پیشگوئیاں ہوں۔ مخلوق کو پہنچانیوالا اسلامی اصطلاح کی رُو سے نبی کہلاتا ہے۔" (حجۃ اللہ)

اب کیا مولوی محمد علی صاحب یہاں "اسلامی اصطلاح کی رُو سے نبی" کی وہ تاویل کر سکتے ہیں۔ جو ان کی بحث کی کنجی ہے اگر نہیں کر سکتے۔ تو پھر اپنی ایجاد کردہ کنجی کو پھینک دیں۔ کیونکہ وہ ان کے عقیدہ کے جندرے (قفل) کھول نہیں سکتی۔

چوتھا جواب چوتھا جواب یہ ہے کہ لغوی معنوں میں نبی ہونا اصطلاحی معنوں کے خلاف نہیں ہے بلکہ کل انبیاء لغوی معنوں میں بھی نبی ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود کا اپنی نبوت کے ثبوت میں لغت کو پیش کرنا یا زبان عربی اور عبرانی کو بطور دلیل لانے کے یہ معنے نہیں کہ آپ اصطلاحی معنوں میں نبی نہ تھے۔ بلکہ اس کے صرف اسی قدر معنی ہیں کہ آپ نے اپنی نبوت کے ثبوت میں لغت کو بھی پیش کیا ہے۔ ہمارے اس جواب کی صحت پر حکم و عدل کی شہادت حسب ذیل ہے:۔

"نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اسی نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اسکی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے۔ جو پہلے ملتا تھا × × × × اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رُو سے کمال درجہ کو پہنچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔" (الوصیت)

جس نبوت پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ وہ اگر درحقیقت نبوت نہیں اور تمام نبیوں کی متفقہ اصطلاح اسلامی اصطلاح نہیں ہے۔ تو پھر ہم مولوی محمد علی صاحب کے مطالبہ کو واقعی پورا نہیں کر سکتے۔

مولوی صاحب کی ایجاد کا امتحان اگر مولوی صاحب اپنی ایجاد کو پبلک میں لانے سے پیشتر گھر پر ہی مسیح موعود کی تحریروں کے حل میں استعمال کرکے دیکھ لیتے۔ تو غالباً انہیں اس ایجاد کو پبلک کے لئے [illegible] کو کام میں لانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔ چنانچہ ہم ذیل میں صرف دو عبارتیں درج کرتے ہیں۔ اور مولوی صاحب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی [illegible] کنجی سے ذرا عقدہ کشائی کر دیں۔ تاکہ پبلک پر روشن ہو جاوے کہ مولوی صاحب کی لغوی کنجی کہاں تک ان کو کام دیتی ہے۔

حوالہ الف سوال "بعض کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ صحیح بخاری اور مسلم میں لکھا ہے کہ آنیوالا عیسیٰ اسی اُمت میں ہوگا۔ لیکن صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں اس کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ پھر ہم کیونکر مان لیں کہ وہ اسی اُمت میں سے ہوگا۔"

اس کا جواب:۔ "یہ ہے کہ یہ تمام بدقسمتی دھوکے سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی نبی کے معنے صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو پس ایک اُمتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا۔ بالخصوص اس حالت میں کہ وہ واقعی اپنے اسی نبی متبوع سے فیض پانیوالا ہو۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

کیا مولوی صاحب بتا سکتے ہیں کہ یہ نبی کے حقیقی معنی لغت کی رُو سے ہیں یا درحقیقت نبوت یہی ہے۔ ہمارے نزدیک تو یہ صحیح نبی کی یہی تعریف ہے۔ اور اگر مولوی صاحب فرمائیں کہ یہ لغت کی رُو سے نبی کے حقیقی معنے ہیں۔ اور لغوی معنوں میں نبی سے یہی مراد ہے۔ تو ہم بھی مولوی صاحب کے مخالف نہیں ہیں۔ اور ایسی لغوی نبوت پر ہمارا ایمان ہے۔

حوالہ ب "اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔ پس اسی بنا پر میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی × × × × میرے نزدیک اُمتی اسی کو کہتے ہیں۔ جس پر خدا کا کلام یقینی اور قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا۔ مگر بغیر شریعت کے۔ شریعت کا حامل قیامت تک قرآن شریف ہے۔"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵ و ۲۶)

افسوس اسجگہ تو مولوی صاحب کی ایجاد کردہ کنجی چلنے سے سرے سے انکار کر رہی ہے۔ شاید اپنے موجد کی بات مان جائے اسلئے مولوی صاحب اس عبارت میں نبی کی بجائے محدث یا لغوی نبی کا لفظ رکھ کر عبارت کو ذرا پڑھ دیں۔

مولوی صاحب کی ایجاد کے دوسرے حصے کی حقیقت سمجھنے سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ ہمیں معلوم ہو۔ کہ اصطلاح اسلام سے کیا مُراد ہے۔ مولوی صاحب کے نزدیک تو اصطلاح اسلام سے مُراد یہ ہے۔ کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی اُمت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ معنے درحقیقت مسلمانوں نے خود بنا لئے ہیں۔ نہ کہ خدا اور اس کے رسول نے ایسے بیان کئے اور یہ ایسی بات ہے۔ کہ جیسے ہم کسی قوم کے کسی رائج عقیدہ کو اس قوم کی مذہبی اصطلاح قرار دے دیں۔ مثلاً نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو خدا مانتے ہیں۔ کیا اب کوئی مسلم اس عقیدہ باطلہ کو حضرت عیسیٰ کا مذہب قرار دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہاں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ عیسائی مذہب کی اصطلاح میں عیسیٰ کو خدا کہتے ہیں۔ لیکن یہ عیسیٰ کا مذہب نہیں۔ عیسائیوں کا مذہب ہے۔

حوالہ ج اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام نام ہے۔ اُن قوانین الٰہیہ کا جو رسولوں اور نبیوں کے ذریعے وقتاً فوقتاً دنیا میں ظاہر کئے گئے۔ پس خدا تعالیٰ یا اس کے رسول جس چیز کا نام نبوت رکھیں درحقیقت وہی اسلامی اصطلاح ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا نے نبی کہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی کہا۔ تمام نبیوں نے آپ کو نبی کہا۔ اور جس نبوت کے حضرت مسیح موعود مدعی ہیں اس کے متعلق خود فرماتے ہیں:۔

"آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔" تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ٦٨

کیا خدا کی مقرر کردہ اصطلاح کو بھی مولوی صاحب لغوی معنوں کے بہانہ سے اسلامی اصطلاح نہ مانینگے؟

حوالہ د "ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے توقائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں۔ نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔ حالانکہ نبوت صرف آیندہ کی خبر دینے کو کہتے ہیں۔ جو بذریعہ وحی و الہام ہو"۔ چشمہ معرفت صفحہ ۸۰"۔

کیوں مولوی صاحب ہمارے مخالف مسلمان خدا سے مکالمہ مخاطبہ کو لغوی معنوں میں نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے اور کیا وہ مکالمہ مخاطبہ پانے والوں کو محدث نہیں مانتے۔ اگر مانتے ہیں۔ تو اوپر کی عبارت کا منشاء صریح صریح نبوۃ کا دعویٰ ہے۔ وبس اور مندرجہ بالا سب حوالوں سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود اسلامی اصطلاح کے مطابق مدعی نبوۃ ہیں۔ کیونکہ اگر خدا اور رسول کی متفق اصطلاح کو اسلامی اصطلاح قرار نہ دیا جاوے۔ تو یہ سرے سے اسلام کا ہی انکار ہے۔ لیکن ہم کھلے لفظوں میں دکھا چکے ہیں۔ کہ حضرت اقدس اسلامی اصطلاح میں نبوت کے مدعی ہیں۔

بالآخر ہم اپنے پیغامی دوستوں کی خاص توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ للہ اپنی جانوں اور ایمانوں پر ظلم نہ کریں۔ اور اپنے امیر سے مندرجہ بالا حوالجات کا جواب طلب کریں۔ اور تحقیق حق کو ہاتھ سے نہ دیں۔ خدا تعالےٰ جوئندہ کو کبھی رد نہیں کرتا۔ ہاں صدق کی ضرورت ہے۔ ورنہ یاد رہے کہ وہ وقت قریب ہے۔ کہ وہ خود اپنی آنکھوں دیکھینگے۔ کہ وہ غیر احمدیوں میں شامل ہو جاینگے۔ وہی غیر احمدی جن سے چند سال پیشتر وہ حکم الٰہی کے ماتحت ایمان کی خاطر الگ کئے گئے تھے۔ اب اگر وہ پھر جاکر مل رہے ہیں تو محض دنیا کی خاطر۔

مولوی محمد علی صاحب کا خواب

ہاں دوران گفتگو میں مولوی صاحب نے میری نسبت فرمایا:۔ "میں نے لائل پور جانے سے پہلے رات خواب میں دیکھا۔ کہ عبدالحکیم کو کہ رہا ہوں۔ کہ تم کسی کے کہنے پر مت جاؤ۔ ایمان کا معاملہ ہے۔ خود تحقیق کرو۔ اور اپنے قدموں پر کھڑے ہو"۔

تعبیر خواب

مولوی صاحب کا یہ خواب بلاشبہ سچا ہے اور مولوی صاحب اور ان کو نیک جاننے والوں کے لئے ایک حجت ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب جولائی کے آخری ہفتہ میں لائل پور ایک شادی کی تقریب پر تشریف لیگئے تھے۔ اس وقت میں مولوی صاحب کا ہمخیال تھا۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کو مجھے ان لوگوں سے نکال کر سچے متبعین مسیح موعود کی جماعت میں داخل کرنا منظور تھا۔ اس لئے مولوی صاحب کو بذریعہ رویا حکم دیا گیا۔ کہ عبدالحکیم کو کہ دو۔ کہ وہ محض مولوی صاحب اور ان کے ہمخیالوں کی باتوں پر نہ جائے۔ بلکہ اصل حق کو تحقیق کرے۔ اور خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ خدا کی شان مولوی صاحب کے خواب کے ساتھ ہی میرے دل میں بھی یہ تحریک خود بخود پیدا ہوئی۔ اور میں تحقیقات میں مصروف ہو گیا۔ اور مسئلہ کفر اسلام کے متعلق مولوی صاحب اور ان کے ہمخیالوں کے ساتھ تبادلہ خیالات بغرض تحقیق حق کیا۔ یہ کسی بیرونی تحریک پر مبنی نہ تھا۔ بلکہ میں خود حیران ہوں۔ کہ یہ خیال تحقیق میرے دل میں کس طاقت نے پیدا کر دیا۔ ابھی تو میں مولوی صاحب کے شیدائیوں میں سے تھا۔ اور ابھی میرے دل میں تحقیق کا خیال پیدا ہو گیا۔ اور مولوی صاحب کے اس خیال سے کہ مسیح موعود کا انکار کفر نہیں ہے دل میں ہی کچھ نفرت پیدا ہو گئی۔ اس کا سبب ایک یہ واقعہ بھی ہوا۔ کہ مولوی صاحب نے اپنے ایک لیکچر میں غیر احمدیوں کے مسلمان ہونے کا اظہار کیا۔ اس پر ایک غیر احمدی مولوی صاحب جو صدر جلسہ بنائے گئے تھے۔ انہوں نے خاتمہ لیکچر پر مولوی صاحب سے سوال کیا۔ کہ جب آپ ہمیں مسلمان جانتے ہیں۔ اور ہمارے ساتھ اپنا اتحاد بھی ظاہر کرتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آپ ہمارے ساتھ مل کر نمازیں نہیں پڑھتے۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا۔ کہ آپ لوگ مکفرین مسیح موعود کے متعلق یہ شایع کر دیں۔ کہ وہ لوگ اپنے فتوی کفر میں غلطی پر ہیں۔ اور ہم ان سے بیزار ہیں۔ تب ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں گے۔ لیکن پر اس مولوی صاحب نے نہ مانا۔ صرف یہ کہا۔ کہ میں مرزا صاحب کو مسلمان جانتا ہوں۔ لیکن اس پر بھی مولوی محمد علی صاحب نے ان کے ساتھ نماز پڑھنے سے انکار کر دیا۔ اس کوشش نے میرے دل میں تحقیق حق کا خیال پیدا کر دیا۔ اور میں مسئلہ کفر و اسلام میں مبائعین سے تبادلہ خیالات کرنے لگا۔ اور حتی المقدور کتب مسیح موعود کو بھی دیکھتا رہا۔ اور غیر مبائعین سے بھی پوچھتا رہا۔ لیکن ان سے جب جواب نہ بن آیا۔ تو وہ حضرت صاحب کی شان میں گستاخی کرتے۔ اس کے بعد میں نے ایک جمعہ مولوی صاحب کے ساتھ پڑھا جس میں یہ مسئلہ پیش کیا گیا۔ تو مولوی صاحب نے خطبہ جمعہ میں یہ جواب دیا۔ کہ

"یہ ہوا ہماری جماعت میں بھی چلتی ہے۔ ایک ایک طرف سے زیادتی کی راہ اختیار کرتا ہے۔ تو دوسرا اس کے مقابل پر دوسری لیس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ . . . . خواہ مخواہ کی نکتہ چینی بھی اچھی نہیں۔ اور بیجا نکتہ گیری سے اچھی باتوں میں نقص معلوم ہونے لگ جاتے ہیں۔ تمام انسانوں میں مساوات ہے۔ اور تمام فقیہہ اور عالم بن سکتے ہیں۔ مگر سب فقیہہ اور عالم نہیں ہوتے۔ ہو سکنے اور ہونے میں بہت فرق ہے۔ پھر باوجود مساوات کے استعدادوں کا بھی اختلاف ہے۔ پس ہر ایک شخص کا یہ خیال کرنا کہ میں ساری دنیا کے مسائل حل کر لوں اور باریک اور پیچیدہ باتوں میں پڑنا مفید نہیں۔ اگر تم کو کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ تو اس کو حوالہ بخدا کر دو"۔ خطبہ جمعہ مندرجہ پیغام صلح مجریہ ۲۲۔ اگست ۱۹۳۰ء۔

جب میں نے یہ جواب سنا اور اچھی طرح دیکھ لیا۔ کہ مولوی صاحب جواب دینے سے عاجز ہیں۔ اور جو جواب وہ دیتے ہیں۔ وہ محض دفع الوقتی ہے۔ تو میں مولوی صاحب سے الگ ہو گیا۔ اور پھر ایک ماہ کامل کے بعد یہ راز مولوی صاحب کی زبانی اور ان کے رویا بیان کرنے سے کھلا۔ کہ یہ منشاء الٰہی تھا۔ ورنہ مولوی صاحب کو جب کہ میں ان کی جماعت میں تھا۔ اور ان کا شیدائی تھا۔ اور انہیں کے کہنے پر جا رہا تھا۔ رویا میں یہ بتائے جانے کا کہ عبدالحکیم کو کہ دو۔ کہ وہ کسی کے کہنے پر مت جائے۔ خود تحقیق کرے۔ کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

خاکسار عبدالحکیم زیل ایبٹ فورس خمنہ

(اشتہارات)

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اوّل حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بنایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کرایا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت سے لوگوں نے اس سے نفع اٹھایا۔ اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اوّل ۱۲ؔ فی تولہ۔ اصلی ممیرا عـ۸ فی تولہ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کیلئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلس البول و سیلان منی۔ ذیابیطس و درد مفاصل وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اوّل عـ۸ فی تولہ۔

المشتہر۔ احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

مجرّبات امام فنِ طبّ ۳/۱۲

یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولانا نور الدین صاحب رضی

حب اکسیر البدن۔ یہ گولیاں ہر قسم کی اعصابی کمزوری ضعف درد کمر۔ وزانو وجع مفاصل وغیرہ کو دور کرتی ہیں +

تازہ شہادت۔ میاں صفدر علی صاحب قادیان۔ میری عمر اسی سال کی ہے۔ مجھ کو اکثر درد کمر و زانو رہا کرتا تھا۔ حب اکسیر البدن کے کھانے سے میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ از حد فائدہ ہوا۔ قیمت خوراک دو ہفتہ عـ۸

سرمہ نور نظر۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ پڑوال۔ سرخی چشم ابتدا نزول الماء ضعف بصر کیلئے اکسیر ہے۔ تولہ عـ۸

اکسیر بواسیر خونی۔ بواسیر خونی کے دور کرنے میں یہ گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ دو چار ہی دن کے استعمال سے خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسوں کی شدید تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔ سالہا سال تجربہ ہے قیمت عـ۸۔ ملنے کا پتہ سید حسن شاہ محمد حسین دواخانہ احمدیہ قادیان گورداسپور

کانپوری چرمی سامان ۳/۴

اپنے بھائیوں کے آرام و آسائش کی غرض سے میں نے یہ خدمت اپنے سر لی ہے۔ کہ انہیں ان کی ضرورت کے مطابق ہر قسم کا چرمی سامان مثل بوٹ شوز۔ زین سازی بیگ۔ و نیز دیگر اشیاء بہم پہنچاؤں۔ لہذا میں اپنے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ انہیں جس چیز کی ضرورت ہو۔ بلا تکلف مجھے مطلع فرما دیں۔ اور فرمائش کے ہمراہ کم از کم چوتھائی قیمت اشیاء بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ فرمائش اور منی آرڈر کی رسید فوراً دی جائیگی۔ اور بہت جلد اشیاء مطلوبہ مضبوط اور کفایت روانہ کی جائینگی۔ بوٹ اور شوز کی فرمائش کے ساتھ پیر کے صحیح ناپ کی اور فرمائش دہندہ کے صاف پتہ معہ نام ریلوے اسٹیشن وغیرہ کی ضرورت ہے۔ تا کہ مال پہنچنے میں آسانی ہو۔

المشتہر

عبد الستار احمدی بیوپاری ہیر امن کانپور

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل ۱۲/۲۴

مصنفہ

جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی تکمیلہ میڈیکل کالج لکھنؤ

دق پر نہایت وضخیم کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کیلئے یکساں مفید حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور سے تعریف فرمائی ہے اخبار کا حوالہ ضرور رہو۔ مجلد للعہ۔ غیر مجلد للعہ۔ محصول ڈاک لہ منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ کتاب وی پی نہ کی جائیگی۔

المشتہر۔ سید عبد المجید۔ محلہ نرھی۔ لکھنؤ

تلاش رشتہ ۲عـ۔ نام محمد علی۔ ذات موچی۔ عمر ۲۲ سال مہاجر قادیان اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ کام اچھا چلا ہوا ہے اپنی ذات میں یا اس سے باہر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت بنام ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب۔ بی۔ اے قادیان ہو

نرخنامہ اشتہارات

مدت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک سال	۲۰۰	۱۰۲	۷۰	۴۰	۳۶	۲۲
چھ ماہ	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
تین ماہ	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
ایک ماہ	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
دو بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
ایک بار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱

مینیجر الفضل قادیان۔ ضلع گورداسپور

اشتہار دینے والوں کو مژدہ

چونکہ موجودہ اجرت اشتہارات میں اضافہ ہونے والا ہے۔ اس لئے یہ اشتہار دینے کا نادر موقعہ ہے۔ تجارتی کاروبار والے جلدی توجہ کریں۔ مینیجر

ہندوستان کی خبریں

پنجاب کونسل کے ممبروں کی نامزدگی ۵- نومبر کی دوپہر تک پنجاب کونسلوں کے امیدواروں کی نامزدگی ہو سکیگی ؞

ایک اور مقدمہ کا فیصلہ عبدالصمد بدایونی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہردوئی نے شورش پھیلانے کے جرم میں ۳ سال قید کا حکم سنایا ؞

پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کی انعام اس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ایسی کتابیں جو عام فہم سائنس - تاریخ - سوانح عمری اور سفرنامے سے تعلق رکھتی ہوں - یا جن کا مدعا یہ ہو - کہ مدرسے میں پڑھنے والے بچوں کے لئے آسان اور مفید علم ادب مہیا کیا جائے - یا جو کہ خاص طور پر لڑکیوں کے واسطے لکھی گئی ہوں - ان پر غور کیا جائیگا اس قسم کی کتابیں ۱۳ دسمبر تک کمیٹی کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں - زیادہ سے زیادہ انعام ایک ہزار روپیہ اور کم از کم پانچسو دیا جاتا ہے -

ڈپٹی کمشنر رہتک کے خلاف اظہار ناراضگی رہتک کے ایک جلسہ عام میں ڈپٹی کمشنر کے اس طرز عمل کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا - جو کہ اس نے میونسپل کمیٹی کے اس ریزولیوشن کے التوا کے متعلق اختیار کیا ہے - کہ کرنل ویجوڈ کے رہتک تشریف لانے پر سڑکوں کی مرمت چھڑکاؤ اور آرائش پر ۵۰۰۳ روپیہ خرچ کیا جائے ؞

کلکتہ میں آتش زدگی دھرم تلہ (کلکتہ) میں ایک دوکان کو آگ لگ گئی - اگرچہ جلدی آگ بجھا دی گئی - مگر ساٹھ ہزار کا نقصان ہوگیا ؞

پنجاب رول کمیٹی کے ممبر لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے آنریبل مسٹر شادی لال - آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع اور مسٹر اے - کیمبل - آئی - سی - ایس کی بجائے رول کمیٹی میں کام کرنے کے لئے آنریبل مسٹر جسٹس سکاٹ سمتھ - آنریبل میاں فضل حسین اور مسٹر - او - ایف - لمسڈن - آئی - سی - ایس کو نامزد کیا ہے ؞

نواب ڈیوک آف کنیاٹ کا پروگرام بموجب انتظامات منظور شدہ ہندوستان میں ہز رائل ہائی نس دی ڈیوک آف کناٹ اگرہ سے دہلی میں بروز منگل بتاریخ ۷- فروری سنہ ۱۹۲۱ء بوقت ۳ بجے سہ پہر تشریف لائیں گے - اور دہلی سے بروز منگل بتاریخ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۲۱ء بوقت ۳ بجے سہ پہر راولپنڈی تشریف لے جائیں گے - گورنمنٹ ہند کو اطلاع ملی ہے - کہ ہز رائل ہائی نس میونسپل کمیٹیوں کی طرف سے ایڈریس لینے کے لئے راضی ہیں ؞

میونسپل بورڈ لکھنؤ کا ایک ریزولیوشن زیر صدارت آنریبل جگت نرائن میونسپل بورڈ لکھنؤ میں کثرت رائے سے یہ ریزولیوشن پاس ہوا ہے - کہ آئندہ دودھ دینے والے مواشی زرعی جانوروں اور بچھڑوں کو میونسپل حدود میں ذبح نہ کیا جائے - تمام ہندو ممبران بالاتفاق حق میں اور تمام مسلمان ممبران بالاتفاق اس کے مخالف تھے ؞

فروخت شراب کی ممانعت میونسپلٹی ملتان نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ میونسپل حدود کے اندر شراب کی فروخت بند کر دی ہے ؞

ڈی اے وی کالج اور عدم تعاون پرنسپل - ڈی - اے - وی کالج لاہور نے اس خبر کی تردید کی ہے - کہ اس کے کالج کے تین سو طلبا نے پرنسپل اور منتظمہ کمیٹی سے ترک امداد اور عدم الحاق کی درخواست کی ہے - امر واقعہ یہ ہے - کہ صرف تین لڑکوں نے کالج چھوڑا ہے ؞

ایک اور آتش زدگی نگر ہاٹ ضلع علی پور میں جمعہ کے روز اس حصہ میں آگ لگی - جہاں کئی یورپین اور مارواڑی فرموں کی دوکانیں اور چاولوں کے گودام ہیں - ہفتہ کی رات تک آگ فرو نہ ہوئی - ۵۰ کے قریب کپڑے کی دوکانیں تباہ ہوگئی ہیں - چار لاکھ کے قریب نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے ؞

ایڈیٹر صاحب تاج کی گرفتاری تاج الدین صاحب ایڈیٹر تاج جبل پور کو زیر دفعات ۱۵۳ الف اور ۵۰۵ مجموعہ ضابطہ تعزیرات ہند گرفتار کیا گیا ہے - مقدمہ کی سماعت کے لئے ۱۰ نومبر تاریخ مقرر کی گئی ہے - مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوگا ؞

ملزمان کیہری کا اپیل مسترد آنریبل مسٹر لنڈسے اور مسٹر ڈینیلس جوڈیشل کمشنران لکھنؤ کی عدالت میں ہر سہ ملزمان مقدمہ قتل مسٹر ولوبی نصیرالدین بشیرالدین اور معشوق کا اپیل ۲۹- اکتوبر کو پیش ہوا - عدالت نے ہر سہ ملزمان کا اپیل مسترد کر دیا اور ان کی سزائے موت بحال رکھی ؞

۵ لاکھ ٹن کوئلے کا معاہدہ کلکتہ ۳- نومبر - اخبار بسومتی کو معلوم ہوا ہے - کہ گورنمنٹ سرکاری استعمال کے لئے ۵ لاکھ ٹن کوئلہ سالانہ کی بہم رسانی کے لئے ٹھیکہ کرنے والی ہے - یہ ٹھیکہ پانچ سال کے لئے ہوگا ؞

شملہ کی پہاڑیوں میں بیگار کی تحقیقات شملہ ۳ نومبر مسٹر اینڈریوز اور مسٹر سٹوکس کوٹ گڑھ جاتے ہوئے ٹھہرے گذرے وہاں بیگار کے متعلق تحقیقات ہوگی - جس کی بابت شکایت سنی جاتی ہے ؞

قید افغانی سے رہائی بلوچستان سے شملہ میں اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ مسٹر جی - اے اسکریوں اسسٹنٹ انجنیر نارتھ ویسٹرن ریلوے جنہیں کنڈی ریلوے اسٹیشن سے سرحد پار اڑا لے جایا گیا تھا - اب انہیں افغانی حکام نے انگریزی علاقہ کو واپس کر دیا گیا ہے - یہ ۱۷ اکتوبر کو کوئٹہ واپس پہنچ گئے ہیں -

شیر زمان خاں نائب تحصیلدار بلوچستان جنہیں دو تین ماہ قبل چھاپہ مارنے والے دھوکے سے اوڑا لے گئے تھے - وہ بھی مسٹر اسکریوں کے ساتھ واپس کر دیئے گئے ہیں ؞

رام جس کالج کے پرنسپل کا استعفا رام جس کالج دہلی کے پرنسپل مسٹر گدوانی نے ترک اتحاد عمل کی تحریک پر عمل کر کے کالج کی ملازمت سے استعفا دیدیا ہے مسٹر گدوانی احمد آباد نیشنل یونیورسٹی میں شریک ہونگے ؞

ہندو کالج بنارس اور ترک موالات سنٹرل ہندو کالج بنارس سے ایک طالب علم نے انڈی پنڈنٹ کو اطلاع دی ہے - کہ بہت سے طلباء اور پروفیسر ہندو یونیورسٹی کے تان کو اپریشن کے لئے طیار ہیں ؞

ممالک غیر کی خبریں

ترکی کارخانہ حرب پر فرانس کا قبضہ

مشہور ترکی کے سامان حرب کے کارخانہ پر جو کریپ نے دوران جنگ میں قائم کئے تھے۔ ان پر فرانسیسی قبضہ کر رہے ہیں۔ تاکہ جنرل رینگل کو سامان بہم پہنچائیں۔ یہ کارخانے اسلحہ بڑی تعداد میں تیار کرنے کے قابل ہیں اور کل ترکی فوج کو ایام جنگ میں بہم پہنچاتے رہے ہیں۔

بالشویکوں کے حملہ کی عظیم تیاری

سٹمبول۔ ۳۰۔ اکتوبر۔ خبر ہے۔ کہ بالشویک و مگر پر ایک لاکھ سپاہیوں کی فوج ترتیب دے رہے ہیں جنہیں چینی مگیار۔ جرمن۔ تاتاری اور دیگر غیر روسی شامل ہیں۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ یہ فوج تین ماہ میں مکمل ہو جائیگی۔ تمام قرائن سے پایا جاتا ہے۔ کہ جنرل رینگل کے محاذ پر بالشویک ایک حملہ عظیم کرنے والے ہیں۔ جنرل رینگل بھی اس کے لئے تیاری کر رہا ہے۔ خبر ہے۔ کہ بدینی کی بارہ ہزار فوج جنرل رینگل کے مقابلہ کے لئے کوچ کر رہی ہے۔

حکومت ہنگری کو اتحادیوں کی دہمکی

پیرس ۲۹۔ اکتوبر۔ اتحادیوں نے حکومت ہنگری کے نام ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں ۱۵۔ نومبر تک معاہدہ ٹرہیانان کے تصدیق کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور عدم تعمیل کی صورت میں بعض نتائج کی دہمکی دی ہے۔

ولی عہد ترکی نازک حالت میں

ولیعہد عبدالمجید کے اقدام خودکشی کی خبر کی تصدیق ہوگئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ان نے سپلائمنٹ آف مرکری استعمال کیا ہے۔ اور وہ اب دولمہ باغچی محل میں نہایت ہی نازک اور خطرناک حالت میں ہے۔ کچھ زمانہ ہوا کہ فی الحقیقت شہزادہ قوم پندوں کے زمرہ میں شمولیت کی غرض سے اناطولیہ میں جانے کے لئے اپنے ذہنی ارادہ کے اظہار کی وجہ سے بحکم وزیر اعظم محبوس رہ چکا ہے۔ یہ شمولیت بہت سی اہم سیاسی اور ملکی مسائل کا پیش خیمہ ثابت ہوتی۔

کامل پاشا کا تحفہ بالشویکوں کو

سٹمبول۔ ۳۰۔ اکتوبر۔ کامل پاشا نے ترکی انقلاب پسندوں کی جانب سے روسی سویٹ کی خدمت میں ترکی اگنبوٹ مودروشاک بطور تحفہ ارسال کی ہے۔ دو بالشویکی جہاز جن میں فوجی ذخائر اور فوجی سکول کے زائد تربیت یافتہ ساٹھ مسلمان افسران ہیں۔ ایزدون پہنچ گئے ہیں تین سو بالشویکی سپاہی بھی کامل پاشا کی امداد کے لئے آ رہے ہیں۔

لارڈ میئر کارک کا تابوت

لنڈن ۲۹۔ اکتوبر۔ جب لارڈ میئر میک سوئنی کا تابوت کارک میں پہنچانے کی غرض سے بوسٹن کو روانہ کیا گیا۔ لوگوں کا ہجوم راستہ پر صف بستہ تھا۔ اور جلوس میں تقریباً پانچ ہزار اشخاص شامل تھے۔ جنہیں زیادہ تر عورتیں تھیں۔ جو من فین نشانات لگائے ہوئے تھیں۔ رومن کیتھولک پادری لارڈ میئر کے لئے دعا مانگ رہے تھے۔ پولیس زیادہ جمعیت میں متعین کی گئی تھی۔ مگر کوئی بدنظمی ظہور پذیر نہیں ہوئی۔ سہ پہر کے وقت قصباتی کونسل نے کوئنس ٹاؤن میں تابوت کا خیر مقدم کیا۔ کئی ہزار آدمی موقعہ پر موجود تھے۔ اور کام بالکل بند تھا۔ ڈبلن کو تابوت کی روانگی کی بجائے کوئنس ٹاؤن میں اس کے پہنچائے جانے کے متعلق گورنمنٹ کی کارروائی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ تجویز میں ظاہر کیا گیا تھا کہ تابوت ڈبلن کو بھیجا جائیگا۔ مگر گاڑی کسی اور مقام پر جا پہونچی۔ چنانچہ آئرلینڈ کے لوگوں نے تابوت کو اتارنے میں ریلوے حکام کی مزاحمت کی۔ پولیس طلب کی گئی۔ اور گاڑی سے ایک مرد اور دو عورتوں کو باہر نکال دیا گیا۔ آخر کار تابوت جہاز میں رکھا گیا اور جونہی جہاز روانہ ہوا۔ لوگ دعا کے لئے جھک گئے۔

روسی معاملات کی نازک حالت

لنڈن۔ ۳۰۔ اکتوبر۔ نازک حالات کے ظاہر کرنیوالی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ماسکو میں قانون عرفی (مارشل لاء) کے نفاذ سے معاملات انتہا کو پہنچ گئے ہیں۔ تمام کمیونسٹ کا اجتماع فوج ہو رہا ہے۔ جس کی غرض تا ہنوز معلوم نہیں۔ دارالعلوم بہم رسانی خوراک کا اعلان ہے کہ گیارہ حکومتوں کے کسانوں نے طلبی غلہ کی وجہ سے بغاوت کر دی ہے گرفتار شدگان میں جنرل بروسیلاف بھی بیان کیا جاتا ہے۔

امریکہ کا نیا صدر

کلکتہ کے امریکن باشندوں کو تار موصول ہوا ہے۔ کہ سینیٹر وارن ہارڈنگ کثرت رائے کے ساتھ اضلاع متحدہ امریکہ کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ مسٹر موصوف مجلس اقوام کے مخالف ہیں۔ اور ان کا خیال ہے۔ کہ آئرلینڈ کے متعلق امریکہ کی طرف سے کوئی مداخلت نہیں ہونی چاہیئے۔

کارک میں سن فینروں کی دست بردجاری،

جگہ بجگہ حملے ہو رہے ہیں ٹیمپل مور میں بہت نقصان کیا گیا ہے مسلح آدمیوں نے دکانیں تباہ کر دی ہیں۔ بیلفاسٹ میں ڈاک پر دلیرانہ چھاپا مارا گیا ہے لطف یہ ہے۔ کہ چھاپہ مارنے کا مقام شارع عام سے ایک پتھر کی زد پر واقع ہے۔ اور شارع عام اسوقت خلقت سے اٹا پڑا تھا۔ گالوے کوئی کے ایک مقام پر پولیس کے پٹرول پر کمین گاہ سے چھاپا مارا گیا ہے کہ تین آدمی مارے گئے۔ ایک سخت زخمی ہوا۔ اور ایک گم ہے۔

امریکہ کا نیا پریسیڈنٹ

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں جمہوری حکومت کے پریسیڈنٹ کے انتخاب کے متعلق کچھ عرصہ سے بڑی سرگرمی دکھائی جا رہی تھی۔ جس کے لئے تین امیدوار تھے۔ ایک مسٹر ڈیبس جو سوشلسٹ ہے۔ اور آجکل قید۔ اور دوسرا گورنر کاکس ہے۔ جا اصولوں میں ڈیموکریٹ ہے۔ اور تیسرا سینیٹر ہارڈنگ جو جمہوری اصول کا حامی ہے۔ تازہ خبر ہے۔ کہ بڑی کثرت رائے سے سینیٹر ہارڈنگ کامیاب ہوا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ پریزیڈنٹ ولسن صدارت کی کرسی خالی کر گئے۔ اور اس پر اب سینیٹر ہارڈنگ متمکن ہونگے۔ جدید پریزیڈنٹ امریکہ کی پالیسی یہ ہے۔ کہ لیگ اقوام کی مخالفت کی جائے۔ اور کسی امریکن کو معاملات آئرلینڈ میں مداخلت نہ کرنی چاہیئے۔ لیکن اس کے مدمقابل گورنر کاکس کی پالیسی یہ تھی۔ کہ عہدنامہ ورسیلز کی جس کے مطابق جرمنی اور دول متحدہ میں صلح ہوئی تھی۔ تصدیق بلا کسی ترمیم کے کی جاوے اور معاملات آئرلینڈ کو لیگ اقوام سے طے کرایا جائے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جدید پریزیڈنٹ کی راہنمائی میں امریکہ کا بیرونی دنیا کے پالٹیکس کے ساتھ کیا رویہ ہوگا۔ چونکہ مسٹر ہارڈنگ لیگ اقوام کا مخالف ہے۔ اسلئے یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ ان معاہدوں کا بھی مخالف ہو۔ جو اس لیگ سے منظور کرائے جائیں

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)